پندرہ روزہ

الہلال

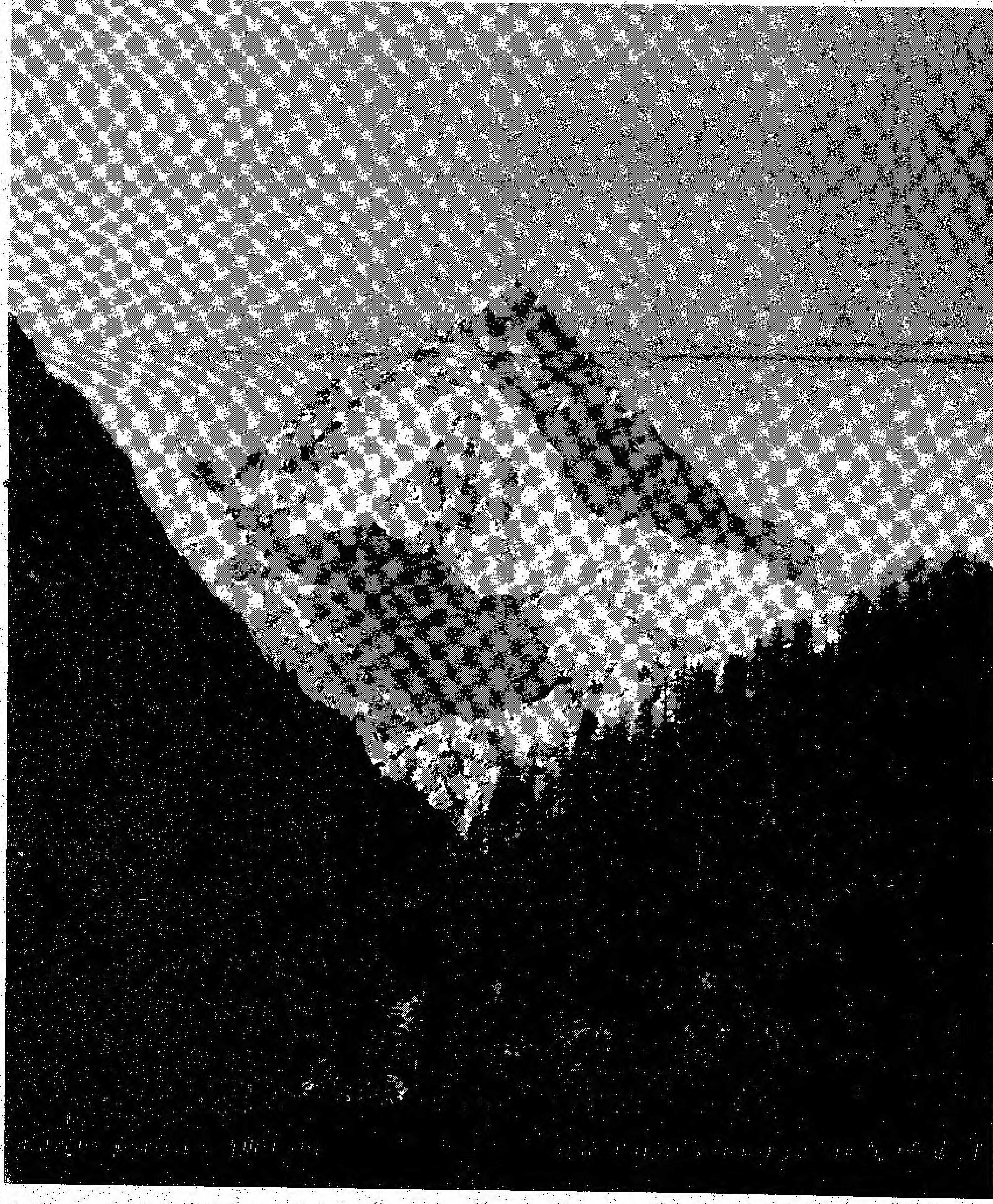
ٹورانٹو۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

جلد ۱۱
شمارہ ۲۲

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۳
۱۰ فروری ۱۹۸۳



فوٹو: اومیک

صدر ضیاء الحق کا دورۂ امریکہ

[illegible]



سرزمین پاکستان پر اترنے سے قبل ایف ۔ ۱۶ طیارہ پاکستان کی فضا میں پرواز کر رہا ہے۔

[illegible]

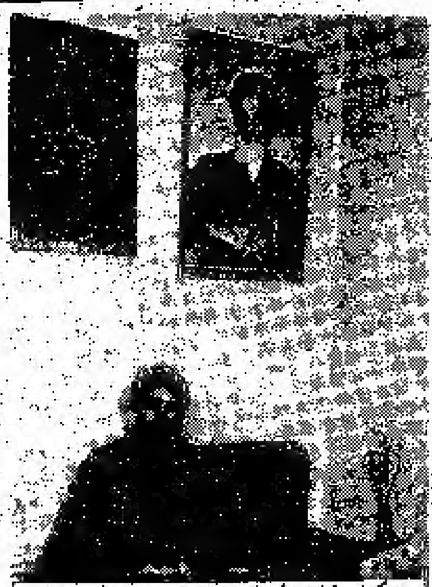
ایران میں ہوا ہے!

جو انقلاب بچشم قرآں میں ہوا ہے — وہ انقلاب برپا ایران میں ہوا ہے
اسلاف سے جو خاصہ میراث میں ملا تھا — وہ عشق جلوہ فرما ایران میں ہوا ہے
حضرت عمرؓ کے ہاتھوں ایران پہ جو لگا تھا — پرچم پھر آج اونچا ایران میں ہوا ہے
روح علیؓ ہے جس کو وابستگی ہے خاصی — اونچا مقام اس کا ایران میں ہوا ہے
عشق خدا سے اٹھا عشق رسول میں ڈوبا — یہ کاروان یکجا ایران میں ہوا ہے
پیر و جوان چلے ہیں یروشلم کی جانب — کیا حسین ارادہ، ایران میں ہوا ہے
مردانِ حق اٹھے ہیں اسلام کو اٹھانے — کافر ہوا جو رسوا، ایران میں ہوا ہے
شہدا کے خون سے پھر رنگیں یہ سرزمیں ہے — جو تھا کہیں تو ہونا، ایران میں ہوا ہے
امت کے نوجوان سب سر سے کفن ہیں باندھے — ارمان دل کا پورا، ایران میں ہوا ہے
باغی جو تھے خدا کے بھاگے ہیں دم دبا کے — کفار کا یہ حلیہ ایران میں ہوا ہے
چین و عرب ہیں خائف اسلام آگیا ہے — اقوام کو یہ شکوہ ایران میں ہوا ہے
وحدت کا ایک نعرہ اٹھا تھا جو عرب سے — پھر آج اس کا چرچا ایران میں ہوا ہے
یارب مری دعا ہے ہو رحمت عام کر دے — یہ معجزہ جو تیرا ایران میں ہوا ہے
اسلام ہی ہے مقصد اسلام ہی ہے منزل — جو انقلاب برپا ایران میں ہوا ہے
بت توڑ کر وطن کے تاریخ نو بنا لی — حق کا تقاضا پورا ایران میں ہوا ہے
حق آگیا ہے واپس باطل ہوا ہے پسپا — مکہ میں جو ہوا تھا۔ ایران میں ہوا ہے

اللہ کا تھا وعدہ، فتح مبین ہو گی!
وعدہ ہوا جو پورا ایران میں ہوا ہے

ڈاکٹر کلیم صدیقی

— انقلاب ایران کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر یہ اشعار قلمبند کئے گئے۔



ایران کی سپریم کونسل کے سربراہ باقر حکیم ... عراق کی ... آزاد ... حکومت ... کر رہے ہیں

بائیں بازو کے سیاستدان کامل دوستی کے نام پر مسلم افغانستان کو قربان کر دینا چاہتے ہیں۔ مولانا عباسی

جماعت اسلامی کے کارکنوں پر کمیونسٹ دہشت گردی کا الزام لگانے والے خود تخریب کاری اور اسلحہ کی اسمگلنگ میں ملوث ہیں

مہاجرین کی مخالفت اور جمہوریت کی آڑ میں ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگانے کی اجازت نہیں دی جائیگی ، سکھر جیل کے واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے

[illegible]

ایف آئی اے نے کار اسکینڈل میں ملزم سابق وزیر کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا

[illegible]

ملک کو توانائی کے سنگین بحران کا سامنا ہے۔ راجہ ظفر الحق

[illegible]

امیگریشن اور کسٹم کے قوانین سے آگاہ کرنے کیلئے خصوصی کورس

مزید سہولتوں کے بارے میں خصوصی کمیٹی قائم کر دی گئی

[illegible]



[illegible]

پاکستان میں لائٹ واٹر ایٹمی ری ایکٹر لگانے کی منظوری دے دی گئی

[illegible]

پاکستانی سفیر نے بنگلہ دیش حکومت سے ملاقات کی

[illegible]

روس کے سربراہ کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو مسئلہ افغانستان پر بات چیت کیلئے ماسکو آنے کی دعوت

افغانستان میں مخلوط حکومت قائم کیجائے: گوئیلر

موجودہ حکمرانوں اور افغان مجاہدین کے نمائندوں پر مشتمل مخلوط حکومت قائم کر کے افغان مہاجرین اور روسی فوجوں کی واپسی بیک وقت شروع کی جائے

روس مسئلہ افغانستان کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے

ڈی کوئیلر ۲۸ مارچ کو ماسکو جا رہے ہیں گے

اقتدار کی منتقلی اور سیاسی جماعتوں میں مفاہمت کیلئے پیپلز پارٹی کا فارمولا؟

خواجہ خیر الدین، مزاری اور مولانا احتشام الحق تھانوی کا اظہار اطمینان

پاکستان پہلے سے کوئی تجربہ کئے بغیر ایٹم بم بنا سکتا ہے: واشنگٹن پوسٹ

چین نے پاکستان کو ایٹمی ہتھیاروں کے ڈیزائن کے بارے میں اہم معلومات فراہم کی ہیں: اخبار کا دعویٰ

ایران تیسری دنیا کے ممالک کیلئے خصوصی فنڈ کی تجویز پیش کرے گا: لائتی

غیر جانبدار سربراہ کانفرنس کا مقام بدل کر نا کامی سے بچا لیا گیا، عراق کو بھی سبق سکھایا جائے گا

سفارتی ذرائع سے چین کو امریکی تشویش سے آگاہ کر دیا گیا

زکوٰۃ کمیٹیاں خرد برد کر رہی ہیں: مولانا نیازی



صبغت اللہ مجددی پر قاتلانہ حملہ

بال بال بچ گئے

نامعلوم حملہ آوروں نے افغان رہنما کی کار پر گولیاں برسا دیں، شیشے ٹوٹ گئے

راولپنڈی میں ۲۲ طلبہ کو فوجی عدالت سے سخت سزائیں

افغان مزاحمت ختم کرنے کے منصوبے ناکام ہو گئے

۷۳ کے آئین پر ولی خان کا شور سیاسی ڈھونگ ہے

انہوں نے وزارتوں اور دو صوبوں میں گورنری کی یقین دہانی پر آئین پر دستخط کئے تھے: میاں اقبال

زرداشتی پیر شیخ ہماری نہ جائیو

ذرا بسنت آ لینے دیجئے

پندرہ روزہ
الہلال
[illegible]

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
سنو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

اس آواز پر توجہ دیجیے

لاہور ہائی کورٹ کے سابق جج جناب ذکی الدین پال نے کہا ہے کہ اس وقت قانون کی عملداری کو پیش نظر نہیں رکھا جا رہا اور حکومت نے عبوری آئین کا حکم نافذ کر کے سپریم کورٹ میں بیگم نصرت بھٹو والے مقدمے کا وہ فیصلہ بھی کالعدم قرار دے دیا ہے۔ جس کے تحت مارشل لاء کو جائز قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس حکم کے نفاذ سے وہ یہ محسوس کرتے رہے کہ بیگم نصرت بھٹو والے مقدمے کا فیصلہ کالعدم ہو جانے کے بعد عبوری آئین کے حکم کا بھی کوئی جواز نہیں۔ چنانچہ ان کے بقول انہوں نے اسی حکم کے تحت جج کے عہدے کا حلف اٹھانا قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عبوری آئین کا یہ حکم محض اس لئے نافذ ہوا ہے کہ فوجی عدالتوں کے ان فیصلوں کو ہائی کورٹ میں چیلنج نہ کیا جا سکے جن کے تحت شہری آزادیاں سلب کی جا رہی ہیں۔ جناب ذکی الدین پال نے یہ انکشافات بھی کیا کہ وہ ہائی کورٹ کے جج تھے تو اس وقت بعض اہم سیاسی نوعیت کی رٹ درخواستیں بھی ان کی عدالت میں زیر سماعت تھیں اور اس دوران بھی ان پر دباؤ ڈالا جاتا رہا۔ جب قانون کے پیشے پر زد پڑے گی تو وقار کو بھی ضرب پڑے گی اور عبوری آئین کے حکم کا پس منظر یہی ہے۔

یہ ایک ایسے جج کا اظہار خیال ہے جو خاصے طویل عرصے تک عدلیہ سے وابستہ رہ کر نام بنا چکے ہیں اور جس کے اظہار خیال کو محض حکومت سے اظہار بغض پر مبنی خیال نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ محض بے جواز اور بے وزن نظریہ نہیں۔ انہوں نے بہت حساس آئینی مسئلے کی نقاب کشائی کی ہے اور نشاندہی کی ہے کہ کس طرح غیر ضروری ترامیم نافذ کئے گئے ہیں کہ حکام کس دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ جسٹس موصوف نے اپنے زمانہ منصبی میں حکومت کے جس رویے کا انکشاف کیا ہے وہ تمام سیاسی اور اخباری تنقید سے بڑھ کر ہے۔ اور اس اظہار خیال سے حکومت کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ امریکہ، کینیڈا اور دوسرے غیر ممالک کے دوروں میں صدر صاحب پر سوالات کی صورت میں جمہوری آزادیوں کو سلب کرنے کے جن الزامات کی بوچھاڑ ہوتی رہی ہے ان کی تصدیق جسٹس صاحب کے ان انکشافات سے ہو گئی۔ بے حسی اور سنگین مسئلے سے لاتعلقی برتنے کا رویہ اختیار کیا گیا تو حکومت پر جسٹس صاحب کے فرمودات کے ایک حرف کا اثر بھی نہیں ہوگا لیکن اگر حکومت کے رویے میں ذمہ داری اور سنجیدگی کا عنصر کسی بھی درجے میں باقی رہ گیا ہے تو اس اظہار خیال کے پیچھے والی رگ کا فوراً ازالہ کرنا چاہیے اور ازالے کی صورت یہی ہے جو جسٹس صاحب نے تجویز کی ہے اور ایک خلق خدا کر رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ آئین اور دوسرے قوانین میں کی گئی ناپسندیدہ اور غیر معقول ترامیم واپس لی جائیں۔ آئین کو جاری و ساری رکھا جائے اور بلا تاخیر انتخابات کرا دیئے جائیں۔

آزاد کشمیر ـــــ تختۂ مشق!

آزاد کشمیر کے عہدۂ صدارت سے ایک فوجی افسر کو رخصت کر کے ریٹائرڈ فوجی افسر کو ان کی جگہ نامزد کیا گیا ہے۔ موجودہ صدر بریگیڈیئر محمد حیات کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر واپس فوج میں بھیجا جا رہا ہے۔ جبکہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) عبدالرحمن خان ان کی جگہ صدر مقرر کئے گئے ہیں۔

بریگیڈیئر محمد حیات کو اس تبدیلی کے ساتھ جس طرح اگلے عہدے پر ترقی دی گئی ہے جیسا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے سیکرٹریٹ کی جانب سے جاری ہونے والے پریس نوٹ میں ان کی خدمات کو جن الفاظ میں سراہا گیا ہے اور صدر پاکستان نے جس انداز میں ان کی انتھک کوششوں اور اعلیٰ انجام دہی کی تعریف کی ہے ان سب باتوں سے یہ تاثر ملتا ہے کہ بریگیڈیئر محمد حیات نے اپنے دور صدارت میں آزاد کشمیر اور کشمیری عوام کی قابل قدر خدمات انجام دی ہوں گی لیکن افسوس کہ حقائق اس کے برعکس تصویر پیش کر رہے ہیں اور اس وقت آزاد کشمیر کی مجموعی صورت حال کہیں زیادہ المناک ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ آزاد کشمیر کی پوری سیاسی قیادت جیل میں بند ہے۔ ریاست کے باشندے اپنے جمہوری حقوق، تحریر و تقریر کی آزادی اور شہری آزادیوں سے محروم ہیں۔ ایسے نامور کشمیری رہنماؤں کو بھی ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگیاں کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی جدوجہد کے لئے وقف کر دیں اور جو آج بھی مقبوضہ کشمیر کو بھارت کے تسلط سے آزاد کرا کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی بات کرتے ہیں۔ پچھلے پانچ سال میں آزاد کشمیر میں نہ صرف کشمیری عوام سے ان کے جمہوری حقوق اور شہری آزادیاں چھینی گئیں، سیاسی رہنماؤں کے ساتھ حکومت پاکستان کے معاہدوں کی خلاف ورزی کی گئی بلکہ پاکستانیوں کو بھی وہاں کے استبدادی قوانین کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ پچھلے دنوں پاکستان کے بعض علماء نے آزاد کشمیر میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کی کوشش کی تو ان کے ساتھ غیر مناسب رویہ اختیار کیا گیا۔ اس عرصہ میں پاکستان کا کوئی سیاسی رہنما آزاد کشمیر کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے وہاں جانے کی جرأت نہیں کر سکا۔

پاکستان کی سب ہی سیاسی جماعتوں اور عوام کے لئے آزاد کشمیر کی مجموعی صورت حال ایک مدت سے باعث تشویش چلی آ رہی ہے۔ یوں تو اس ریاست کا نام آزاد کشمیر رکھا گیا ہے لیکن اس کی حدود میں آزادی تحریر و تقریر، جمہوریت، آزاد عدلیہ، قانون ساز اسمبلی، عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل حکومت حتیٰ کہ عام شہری آزادیوں کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے عوام کے لئے رائے شماری کا مطالبہ کرنے والی پوری قیادت اپنے تمام سیاسی حقوق سے محروم جیلوں میں بند پڑی ہے۔ ابھی ہیں کبھی یہاں کوئی نمائندہ حکومت قائم ہوئی بھی تو اسے غیر آئینی طریقے سے چند مہینوں میں توڑ دیا گیا اور نظم و نسق نامزد افسروں کے ذریعے چلانے کے تجربے پر تجربے ہوتے رہے۔ اپنے جمہوری اور سیاسی حقوق پر پے در پے حملوں کے نتیجے میں آزاد کشمیر کے عوام اس قدر مایوس اور مشتعل ہیں کہ اب وہاں ایسے نعرے بھی لگنے لگے ہیں جن کا چند سال پہلے تک تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

صالح زندگی کے لئے دعا کرو

القرآن

"واقعہ یہ ہے کہ میرا رب غیر محسوس تدبیروں سے اپنی مشیت پوری کرتا ہے بے شک وہ علیم اور حکیم ہے۔ اے میرے رب تو نے مجھے حکومت بخشی اور مجھ کو باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھایا۔ زمین و آسمان کے بنانے والے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا سرپرست ہے۔ میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔"
(یوسف ۱۰۰-۱۰۱)

زندہ تحریریں

آخری معرکہ

اسلام اور سامراج کی کشمکش اب ایک نئے اور انتہائی نازک مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے پرانے سامراج کے پہلو میں اب ایک سامراج جنم لے چکا ہے بلکہ پروان چڑھ چکا ہے۔ یہ روسی سامراج ہے جس کی بھیانک اور مہیب پرچھائیں اسلامی ممالک پر پڑ رہی ہیں۔ پرانے سامراج کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ اس جارحیت کے بالمقابل اگر کوئی چیز سد سکندری کا کام دے سکتی ہے تو وہ فقط اسلام ہے۔ استعمار قدیم اب دو بلاؤں کے درمیان گھر گیا ہے۔ اگر وہ روس کے لیے میدان کھلا چھوڑ دیتا ہے تو اسے یقین ہے کہ اشتراکیت کا دیو ہر چیز کو چٹ کر جائے گا اور پرانے سامراج اور اس کے متعلقات اور باقیات سیئات کا بھی قطعی صفایا ہو جائے گا۔ اگر استعمار قدیم اسلام کی آمد کو نہیں روکتا تب بھی اسلام اس استعمار قدیم کے آثار کو بلاشبہ اسلام میں سے محو کر دیگا۔ پرانے سامراج کی اب کوشش یہ ہے کہ وہ کرائے کا سپاہی بنا کر مسلمانوں کو اپنے گھونسلے تلے جمع کرے اور روسی استعمار کے مقابلے میں خدا پرستی کی دہائی دے کر مسلمانوں کو اپنے حق میں اور روس کے خلاف استعمال کرے۔

اسلام استعمار جدید، استعمار قدیم دونوں کو ایک ہی درجہ میں رکھتا ہے اور دونوں کو انتہائی نفرت، غضب اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں اسلام سے متنفر ہیں اور بعض مسلمان ممالک پر تسلط حاصل کرنے کیلئے اور دونوں ایک دوسرے کو پیچھے دھکیلنے کے لیے آپس میں گتھم گتھا ہیں۔

اسلام اور مسلمان کا تقاضا اس میں ہے کہ وہ یا تو غیر جانبدار کی حیثیت سے انتظار کرے یا اگر لڑے تو محض اپنی حمایت و محافظت میں لڑے۔ اینگلو امریکی اور روسی بلاک کی اس آویزش کے ذریعے سے درحقیقت اللہ نے مسلمانوں کے لیے دونوں دشمنوں سے نجات پانے کا اچھا موقع فراہم کیا ہے۔ اسلام اور استعمار اس وقت میدان کارزار میں ہیں۔ آخری معرکے کا وقت آن پہنچا ہے۔ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو یوم موعود کے لیے تیار ہو جانا چاہیے۔

عبدالقادر عودہ شہید
(اسلام کا نظام قانون ص ۱۹۳)

ڈیڈی کتنے اچھے ہیں

ظاہر مسعود

خبر چھپی ہے کہ ریلوے کے ڈپٹی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو محض اس جرم کی بنا پر معطل کر دیا گیا کہ وہ چیئرمین ریلوے کے صاحبزادے سے بدتمیزی سے پیش آیا تھا۔ خبر کی تفصیلات کے مطابق چیئرمین کے صاحبزادے نے اسسٹنٹ کو ہدایت کی کہ وہ مطلوبہ شخص سے ان کا فوراً رابطہ کرا دے جس پر اسسٹنٹ نے کہا کہ ٹیلیفون خراب ہے اور نمبر فوری طور پر نہیں مل سکتا۔ بس اتنی سی بات پر بات بگڑ گئی اور نتیجہ معطلی کی صورت میں نکلا۔ ہم نے چشم تصور سے دیکھا کہ ناشتے کی میز پر چیئرمین کے صاحبزادے اپنے ڈیڈی سے کہہ رہے ہیں:۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی۔ آپ نے اس بدتمیز ملازم کو سزا دی؟"
"کوئی بات نہیں بیٹے، یہ تو معمولی بات ہے!"
"ڈیڈی! کیا اس شخص کو کوڑے بھی لگیں گے؟"
"یہ ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے ورنہ ہم اسے کوڑے بھی لگوا دیتے۔"
"لیکن وہ اسی قابل تو ہے نا؟"
"یقیناً۔ کیوں نہیں۔"
"پھر تو اسے ضرور کوڑے لگنے چاہئیں۔"
"ہاں لیکن میں نے کہا نا کہ یہ میرے اختیار سے باہر کی چیز ہے۔"
"تو پھر یہ کس کے اختیار میں ہے؟"
"اس کا فیصلہ مارشل لاء کی عدالت کرتی ہے۔"
"آپ کے تعلقات مارشل لاء والوں سے تو یقیناً ہوں گے۔"
"ہاں ہیں تو سہی لیکن وہ مقدمہ چلائے بغیر سزا نہیں دیتے۔"
"تو مقدمہ درج کرا دیجئے اس پر!"
"معاملہ لمبا کھنچ جائے گا۔ میرا خیال ہے اس کے لئے اتنی سزا کافی ہے۔"
"بھلا یہ بھی کوئی سزا ہوئی۔ وہ کوئی اور نوکری ڈھونڈ لے گا۔"
"بیٹے، نوکریاں اتنی آسانی سے نہیں ملتیں۔"
"کیوں؟ ہمارے تمام رشتے داروں کو تو آسانی سے مل گئی تھیں۔"
"وہاں، ہاں لیکن چھوٹے ملازموں کو نوکری ڈھونڈنے میں دقت پیش آتی ہے۔"
"ایسا کیوں ہے؟"
"اس لئے کہ وہ چھوٹے ہیں۔"
"اچھا تو ہمارے رشتے دار بڑے لوگ ہیں؟"
"ظاہر ہے وہ میرے رشتے دار ہیں۔"
"واقعی ڈیڈی یہ بات تو ہے، آپ کی وجہ سے ہمارے رشتے دار کتنے مزے میں ہیں۔"
مسکراتے ہوئے! "تو کیا تمہارے نہیں ہیں؟"
"بالکل میرے بھی مزے ہیں اور ممی کے بھی۔ کل ممی بتا رہی تھیں کہ وہ ریلوے بکنگ آفس گئیں، وہاں افسروں نے دیواروں پر پرانی پرانی تصویریں آویزاں کی تھیں، انہیں یہ تصویریں سخت بے ڈھنگی محسوس ہوئیں۔ انہوں نے حکم دیا کہ فوراً یہ تصویریں اتار دی جائیں۔ ان کے حکم کی پلک جھپکتے میں تعمیل کی گئی۔ ریلوے کے ملازمین ممی سے کتنا ڈرتے ہیں۔ کیا آپ بھی ممی سے ڈرتے ہیں ڈیڈی؟"
"میاں بیوی میں ڈر نہیں ہوتا۔ مجھ سے سارا ریلوے ڈرتا ہے۔"
"بھلا میں تمہاری ممی سے کیوں ڈروں گا؟"
"لیکن آپ ان کے سامنے تو ایسی باتیں نہیں کرتے؟"
"اصل میں، میں انہیں زیادہ ان کے خلاف کرنا نہیں چاہتا۔"
"اچھا تو کیا میں ان سے یہ باتیں کہہ دوں؟"
"ارے ایسا غضب مت کرنا۔"
"پھر آپ کو ایک وعدہ کرنا ہوگا۔"
"کیسا وعدہ؟"
"آپ اس بدتمیز ملازم کو کوڑے لگوائیں گے!"
"اوہ! میں تمہیں کیسے سمجھاؤں کہ ابھی مجھے اتنے اختیارات نہیں ملے۔"
"حیرت ہے ڈیڈی! آپ کتنے بے اختیار ہیں۔"
"کیسی بیکار باتیں کرتے ہو۔ یہ کیا کم اختیار ہے کہ جس شخص نے تم سے بدتمیزی کی میں نے اسے معطل کرا دیا۔ اور تم زیادہ اصرار کرو گے تو میں اسے نوکری سے بھی نکلوا دوں گا۔"
"بس اتنا سا اختیار؟ اتنا اختیار تو ممی کے پاس بھی ہے حالانکہ وہ آپ کی طرح ریلوے کی چیئرمین نہیں ہیں۔"
"لیکن انہیں یہ اختیار میری ذات کی وجہ سے ملا ہوا ہے۔"
"جس کی وجہ سے بھی ہو لیکن آپ کے اختیارات اور ان کے اختیارات میں کچھ فرق تو ہونا چاہئے۔"
"بھئی آخر تم چاہتے کیا ہو؟"
"کوڑے ـــــ ڈیڈی کوڑے!"
"میرے بیٹے! یہ بہت سخت سزا ہو جائے گی۔ تم ذرا تصور کرو کیا وہ شخص کوڑے برداشت کر پائے گا۔ اس کی کھال ادھڑ جائے گی۔"
"مجھے علم ہے ڈیڈی لیکن وہ آئندہ بدتمیزی تو نہیں کرے گا نا۔"
"وہ تو اب بھی نہیں کرے گا۔"
"کیا پتہ۔ ان چھوٹے ملازموں کا کوئی بھروسہ نہیں۔"
"اچھا میرا وعدہ ہے کہ اگر آئندہ کوئی ملازم تم سے بدتمیزی سے پیش آیا تو تم جو سزا تجویز کرو گے میں اسے وہی سزا دوں گا۔"
"کیا آپ اسے کوڑے لگوا دیں گے؟"
"ہاں میں اپنی سی کوشش کروں گا!"
"لیکن آپ کے پاس تو اس کا اختیار ابھی نہیں ہے۔"
"میں حکومت کو ریلوے میں نظم و نسق کے قیام اور ملازمین کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کچھ سفارشات مرتب کر کے بھیجوں گا جس میں زور دیا جائے گا کہ ریلوے کے انتظامی حالات کا اس وقت تک سدھرنا ناممکن ہے جب تک چیئرمین ریلوے کو ملازمین کو براہ راست سزائیں دینے کا اختیار نہ دیا جائے اور یہ سزا جیل بھیجنے کوڑے لگانے تک بڑھ سکتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ حکومت میری سفارش کو ریلوے کے بہترین مفاد میں قبول کر لے گی۔"
"کیوں اب تو تم خوش ہو نا؟"
"سچ ڈیڈی آپ کتنے اچھے ہیں!"

سخن در سخن

حامد بیگ ترمذی کے قلم سے

لیجئے آخر کار فیض صاحب وطن واپس آ گئے

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

پاکستان فیض صاحب کا گھر ہے اور ہر سیاح اپنے گھر واپس آ جاتا ہے لیکن ہم اس بات سے بے حد پریشان ہیں کہ اُن لوگوں کا کیا ہو گا جنہوں نے فیض صاحب کی جلاوطنی پر رو رو کر اور جلا وطنی کے غم میں اپنی صحت خراب کر لی تھی۔ یہ لوگ تو ایسی حالت میں ہیں کہ جیسے ان کا خیال چاروں شانے چت ہو گیا ہو۔ یہ مسئلہ زیر بحث ہوتا تھا کہ فیض صاحب پر بڑا ظلم ہوا ہے انہیں ناگفتہ بہ حالات میں وطن چھوڑنا پڑا۔ خود فیض صاحب نے بھی "مرے دل مرے مسافر ہوا پھر سے حکم صادر کہ وطن بدر ہوں ہم تم" جیسی باتیں کہہ کر مسئلے کی سنگینی میں اضافہ کیا۔ فیض صاحب کو وطن واپس آنا ہی تھا تو کم از کم ان لوگوں سے مشورہ کر لیا ہوتا جنہوں نے اُن کی جلاوطنی پر نظمیں لکھیں اور نثر میں مضمونوں کی ہوا باندھی۔ کیا یہ سب نظمیں اور یہ سب مضمون بیکار جائیں گے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان تحریروں کو عنوان بدل کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ "نذر فیض" کی بجائے "نذر فراز" کر دیا جائے کہ آج کل احمد فراز بھی اپنی ملک بدری، در بدری اور جلاوطنی کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔

فیض صاحب میں جو سب سے اہم تبدیلی آئی ہے وہ یہ ہے کہ اب اخبارات میں اُن کے بیانات اس طرح چھپتے ہیں جیسے کسی سیاسی لیڈر کے بیانات ہوں۔ بیانات کیا ہوتے ہیں اچھی خاصی کل افشانی گفتار ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے فیض صاحب شاعر نہیں، سیاستدان ہیں۔ ہمیں تو کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ اگر یہی عالم رہا تو فیض صاحب بھی مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے کہ اب یہی واحد سیاسی پارٹی ہے جو جملہ آفات ارضی و سماوی سے محفوظ ہے۔

فیض صاحب کی تشریف آوری کی خبر جب ہم نے سنی تو سوچا کیوں نہ اُن کا ایک انٹرویو لے لیا جائے کہ ہمارے خیال میں شاعروں، ادیبوں کے انٹرویو چھپتے ہی رہتے ہیں۔ ان کی قیام گاہ پر فون کیا تو اُن کے میزبان نے کہا، فیض صاحب بہت مصروف ہیں، وہ انٹرویو کے لئے وقت نہیں دے سکتے۔ ہم نے جب اصرار کیا تو میزبان نے مشورہ دیا کہ آپ فیض صاحب کے بجائے مرزا ظفر الحسن کا انٹرویو کیوں نہیں لے لیتے۔ ان کی زبان بھی فیض کی ترجمان ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ مرزا صاحب جو کچھ کہیں گے ہمیں معلوم ہے، ہم تو فیض صاحب کے خیالات سے براہ راست استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ میزبان نے بتایا کہ فیض صاحب ماسکو سے فی الحال خالی ہاتھ آئے ہیں، اپنے خیالات اُن کے دوسرے سامان کے ساتھ بعد میں آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ میزبان کی خواہش تھی کہ ہم فیض صاحب سے نہ ملیں۔ اس کا ہمیں بے حد افسوس ہوا اور کف افسوس ملتے ملتے ہماری آنکھ لگ گئی ...... اتنے میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ فیض صاحب ہمارے سامنے بیٹھے ہیں، ہم سوال کر رہے ہیں اور وہ جواب دے رہے ہیں۔ جو گفتگو ہم نے خواب میں کی تھی، وہ آپ بھی سن لیجئے:

ہم : بڑی خوشی کی بات ہے کہ بالآخر آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے بڑی زحمت فرمائی۔

وہ : زحمت کی کوئی بات نہیں۔ ایسی باتیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں۔

ہم : کیا اب مستقل قیام پاکستان ہی میں رہے گا۔

وہ : بہتر یہ کہ اُدھر سے منظوری مل گئی ہے۔

ہم : اُدھر سے؟

وہ : ہاں بھئی اُدھر سے۔ غالب نے بھی تو کہا تھا کچھ اُدھر کا بھی اشارہ چاہیے۔

ہم : معاف کیجئے گا بات سمجھ میں نہیں آئی۔

وہ : بھئی ہم شاعر لوگ استعارے میں بات کرتے ہیں۔

ہم : یہ استعارہ کیا ہوتا ہے؟

وہ : آپ انٹرویو لینے آئے ہیں یا تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔

ہم : اگر دونوں کام ہو جائیں تو اچھا ہے۔

وہ : کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھئے، وقت ضائع نہ کیجئے۔

ہم : اچھا یہ فرمائیے، افغانستان کے مسئلے پر آپ کی کیا رائے ہے؟

وہ : افغانستان کوئی مسئلہ نہیں ایک ملک ہے کسی ملک کے بارے میں رائے مانگنا ایک عجیب سی بات ہے۔

ہم : مطلب یہ ہے کہ آج کل وہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

وہ : کیا وہاں کچھ ہو رہا ہے؟

ہم : وہاں غیر ملکی فوجیں موجود ہیں۔

وہ : اچھا تو موجود ہوں گی۔ پھر؟

ہم : ویت نام میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی پر آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ اب افغانستان میں بھی یہی صورتحال ہے تو آپ خاموش کیوں ہیں؟

وہ : وہ اور بات تھی یہ اور بات ہے۔

ہم : وہ کس طرح؟

وہ : بھئی آپ یہ کیا بکھیڑا لے بیٹھے۔ کرنے کو کوئی ادبی بات کیجئے۔ کسی ادبی مسئلے پر گفتگو کیجئے۔

ہم : اچھا تو ایک ادبی مسئلہ حل کر دیجئے۔ اس سال افواہ گرم تھی کہ نوبل پرائز آپ کو ملے گا لیکن یہ کسی اور کو مل گیا۔ اس کا سبب کیا ہے؟

وہ : سبب ظاہر ہے کہ یہ انعام بعض مصلحتوں کے تحت دیا جاتا ہے۔ خصوصاً ادب اور عالمی امن کے سلسلے میں بڑی دھاندلی ہوتی ہے۔

ہم : آپ کو کون سا انعام مل رہا تھا۔ ادب کا یا عالمی امن کا؟

وہ : اصولاً تو دونوں ملنے چاہیے تھے، خیر کوئی ایک ہی مل جاتا تو ٹھیک تھا۔

ہم : کیا اُمید کی جائے کہ اگلے سال یہ انعام آپ کو ملے گا۔

وہ : اُمید پر دنیا قائم ہے۔

ہم : جی ہاں "لوٹس" ہماری نظر سے گزرتا ہے بہت اچھا رسالہ ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ کیا پاکستان کے قیام کے دوران بھی آپ اس کے ایڈیٹر رہیں گے۔

وہ : ہاں نگرانی ہماری ہی رہے گی، باقی کام احمد فراز کرے گا۔

ہم : کیا وہ انگریزی کے رسالے کو ایڈٹ کرے گا۔

وہ : جب وہ اُردو میں ہمارے رنگ میں شعر کہہ سکتا ہے تو انگریزی میں ہماری طرح رسالہ کیوں نہیں ایڈٹ کر سکتا۔

ہم : اچھا تو آپ کو معلوم ہے کہ فراز آپ کے رنگ سخن کو چرا رہا ہے۔

وہ : یہ تو معلوم نہیں کہ چرا رہا ہے یا دو ضید لا رہا ہے لیکن میں نے اسے بار بار کہا ہے کہ میاں اب تم خاصے سمجھدار ہو گئے ہو، شاعری میں اپنا رنگ پیدا کرو۔ مگر وہ کہتا ہے فیض صاحب اب تو میں اسی رنگ میں کہوں گا، آپ اپنے لئے کوئی اور طرز سخن ایجاد کر لیجئے۔

ہم : شاعری کی بات چلی ہے تو گستاخی معاف، بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اب آپ کی شاعری میں پہلے جیسی بات نہیں رہی۔

وہ : یہ فضول بات ہے۔ میں جیسی شاعری پہلے کرتا تھا، ویسی ہی اب بھی کرتا ہوں۔ وہی مخصوص الفاظ، وہی مترنم بحریں، وہی بے ساختہ قافیے، وہی خوبصورت ردیفیں۔ اور کیا چاہتے ہیں آپ؟

ہم : ہم اور کچھ نہیں چاہتے، البتہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نثری نظم کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

وہ : یہ نثری نظم کیا چیز ہے؟

ہم : یہ ایک ادبی صنف ہے جو حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ایک نثری نظم پیش کی جا سکتی ہے۔

وہ : ضرور۔

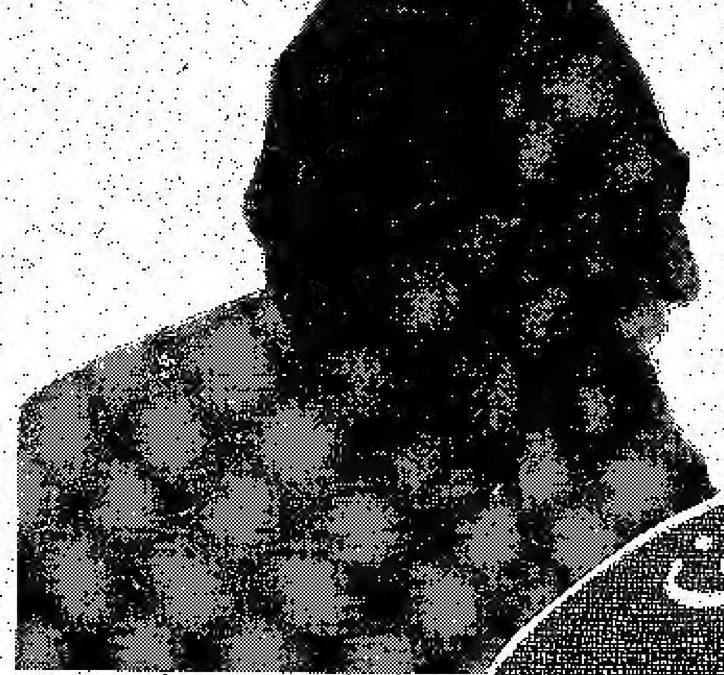
ہم : جب میں بچہ تھا
مرغی کے گانوں سے ڈرتا تھا
اب دشمن کی چالوں سے ڈرتا ہوں
میرے بچپن میں
آگ کے اطراف
دادا کی کہانیاں گیت گاتی تھیں
اور اب میں ایک ہوٹل میں
بینڈ بجاتا ہوں
اور لو مڑی کی کھال سے
اپنا لباس سیتا ہوں

وہ : آگے چلیئے

ہم : بس نظم یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نظم کیسی ہے؟

وہ : بھئی یہ نظم اچھی سمجھ میں تو نہیں آتی۔ شاعر کو بیٹھے بجائے ہی کا کام کرنا چاہیے۔ نثری نظمیں نہیں لکھنی چاہئیں۔

ادب و ثقافت



گفتگو: عطیہ اقبال زیدی

مقتدرہ قومی زبان کی اشکوں اخلاقی اور ادبی اور علمی خواہشات کا آئینہ دار ایک ادارہ ہے پوری قوم کی نظریں اس ادارے پر ... ہیں ... لوگوں کو اس ادارے سے توقعات ہیں تو کچھ کو شکایات ... بیادرمنتی مراسلات اور معاندانہ مضامین بھی تحریر کرتے ہیں۔ ہم نے مقتدرہ کا اصل حال معلوم کرنے کے لیے اس کے صدر نشین سے رابطہ قائم کیا۔ گفتگو کے لیے ... معلوم ہوا کہ یہ دن اور یہ وقت مقتدرہ کے صدر نشین کے ... مخصوص ہے ... میجر صاحب نے ... جب گفتگو شروع ہوئی تو شفقتوں اور محبتوں نے خوف کو احترام اور جھجک کو بے تکلفی میں تبدیل کر دیا۔

مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین
میجر آفتاب حسن

آپ نے اخبار میں نہیں دیکھا کہ بینک کا سارا حساب اردو میں آ گیا ہے۔ ابھی جنگ کا ہی جاری نہیں ہوا ہے ...

● میجر صاحب اس کا کوئی حل ہے آپ کے پاس مگر چونکہ بہت عرصے سے اردو کا استعمال نہیں ہو رہا ہے لہٰذا اس کی اصطلاحات پس منظر میں چلی گئی ہیں اور ان کی جگہ انگریزی نے لے لی ہے۔

میجر صاحب: نہیں بالکل نہیں، الفاظ تو موجود ہوتے ہیں مثلاً اردو میں سڑک کا لفظ ہے، ہے نا؟ تو پھر یہ روڈ روڈ کیوں ہے یہاں سے وہاں تک؟ یا تو روڈ کہیں گے یا پھر شارع۔ شاید کوئی سمجھتا نہیں کہ ... سڑک، راستہ، رہگزر، شاہراہ، آسمان، زمین سمجھے نا! مگر وہ روڈ روڈ ... یہ کیا بات ہوئی۔ یہ تو عوام کی ادا ہے جیسا کہ آپ ... میاں سیٹی بولتے ہیں ... اس طرح کا ادارہ نہیں ہے نا، جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ بڑی مشکل سے انہوں نے شروع کیا اپنا حساب کتاب اردو میں رکھنا۔ روڈ کہنے کی انہیں کیا تکلیف ہے ... اونچی سڑک، نیچی سڑک، ٹھنڈی سڑک وغیرہ وغیرہ۔

● میجر صاحب، ... والوں نے تو ٹیلی ویژن کا بھی ... اردو نے کیوں نہیں کیا۔

میجر صاحب: کیوں نہیں کیا ...

قوم کو غلامی زیادہ پسند ہے

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

ھندوستان کے مسلمان گھرانے سے تعلق رکھنے والے تعلیمیافتہ کینیڈین امیگرنٹ لڑکے کے لئے یہان پر موجود لڑکی کا رشتہ مطلوب ھے جسکی عمر اندازن ۲۶ سال ھو ۔ تفصیلات کے لئے مسز محمود دوسرے ھفتہ ڈیز مین صبح دس بجے تاشام چار بجے سے کیجئے ۔ (۳۱۶) ۸۸۹-۵۲۲۷

مطلوبہ پس منظر کی حامل کینیڈا مین مقیم صوم و صلوٰت کی پابند و باکردار نوجوان پاکستانی لیڈی ڈاکٹر کے لئے مناسب تعلیمیافتہ کینیڈین امیگرنٹ یا شہریت کے حامل باکردار مسلمان نوجوان کا رشتہ درکار ھے ۔ خواھشمند حضرات اس پتہ پر رجوع کرین

S.I. Sher
P.O. 44,
Dorion, P.Q.
J7V 5V8

۳۳ سالہ خوش شکل معزز خاندان سے متعلق کراچی مین مقیم لڑکی کے لئے مناسب رشتہ درکار ھے ۔ ذات پات کی کوئی قید نہین ۔

S.A.
Box 576 Station "B"
Ottawa, Ont. K2P 5P7

عامتہ المسلمین کے لیئے

قارئین کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جارھا ھے کہ ملت اسلامیہ کو درپیش اسلامی نظریاتی سیاسی فقہی اخلاقی اور دینی مشکلات کے متعلق ممکن حل کے لئے ایران مین ایک بین الاقوامی سطح کا ادارہ قائم کیا گیا ھے ۔ آپ کسی بھی مسئلہ کے بارے مین جاننا چاھین تو درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر بذریعہ خط جواب حاصل کر سکتے ھین ۔

التوحید ۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۳۶
قم مقدسہ ۔ ایران

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

پاکستان نے بھارت کے خلاف ٹسٹ سیریز جیت لی

حیدرآباد ٹسٹ میں بھارت کو ایک اننگز اور ۱۹ رنوں سے شکست

میانداد کو مین آف دی میچ قرار دے دیا گیا

عمران، عبدالقادر اور اقبال قاسم نے دو دو وکٹ لئے، وینگسارکر ۵۸ رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے

[illegible]

پاکستان نے منی ٹسٹ سیریز بھی جیت لی

ظہیر عباس کی ایک اور سنچری، نیشنل اسٹیڈیم میں ۴۰ ہزار تماشائی محظوظ ہوئے

[illegible]

کراچی ٹیسٹ میچ میں زبردست ہنگامہ

اسلامی جمعیت طلبہ کے حامیوں نے پولیس پر بلہ بول دیا۔

پولیس نے آنسو گیس چھوڑی اور لاٹھی چارج کیا

پاکستان نے ہنگامہ سے قبل چھ وکٹوں پر ۴۲۰ رن بنائے

کراچی — (رائٹر) اسلامی جمعیت طلبہ کے حامیوں نے ... [illegible]

بولنگ نہیں بیماری ... [illegible]

سانحۂ ارتحال

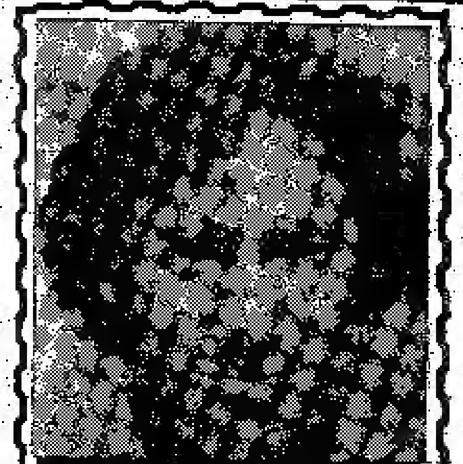
ادارہ کریسنٹ و الہلال کے پرانے ساتھی اور کالم "چٹکیاں" کے لکھاری جناب اقبال یونس خان کی والدہ پچھلے ماہ کراچی پاکستان مین اپنے خالق حقیقی سے جا ملین ۔ ہم اقبال یونس صاحب کے غم مین برابر کے شریک ھین اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ھین کہ وہ مرحومہ کو اپنی رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے ۔ آمین!

سلسلۂ ھدایت



اسکاربرو کی بے بی صائمہ علی جنھون نے ۹ سال کی عمر مین قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ھے اور اب دوسرے دور مین ھین ۔

نوٹ ۔ جن قارئین کے بچون نے کلام پاک ختم کرلیا ھے وہ ان کی تصویر، نام، عمر پتہ اور استاد محترم کے نام و پتہ کی صراحت کے ساتھ الہلال مین اشاعت کے لئے روانہ کرین ۔ اس سلسلہ کا مقصد بچون مین مذھبی جوش و جذبہ پیدا کرنا ھے ۔ (ادارہ)



مدثر نذر نے

اپنے والد کا ریکارڈ برابر کردیا!

کراچی — [illegible]

Attention Scarborough Residents !

The Scarborough Board of Education is holding a meeting on February 21 at 7:00pm to discuss whether a sufficient demand exists for providing day-time or weekend facilities for Heritage Language Classes. At present Scarborough is the only borough in Metro Toronto not providing such services for which finding is provided by the Ontario Government.

Time: 7:30 p.m.
Date: February 21
Place: Council Chamber Borough of Scarborough

Come and register your voice. It will only take an hour of your evening!

سنہ ۱۹۷۳ء کا آئین سیکولر ہے

سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کا قانون بحال رہے گا

عام انتخابات نئے نظام کے تحت منعقد ہوں گے

لاہور ——— جنرل ضیاء الحق نے کہا ہے کہ ملک کے لئے جو نیا سیاسی ڈھانچہ تیار کیا جا رہا ہے وہ نہ صرف اسلامی ہوگا بلکہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق بھی ہوگا۔

اپنے ممالک میں آگ لگا دو

کرنل قذافی کا خطاب

اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا

صدر ضیاء نیا سیاسی نظام دینے کے بجائے ۷۳ء کا آئین بحال کریں: پروفیسر غفور

وہ جماعتی اور غیر جماعتی انتخابات کرانے آئے تھے مگر وعدہ پورا نہیں کیا

کراچی ——— جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو مشورہ دیا ہے کہ ملک کو کوئی نیا سیاسی نظام پیش کرنے کے بجائے ۱۹۷۳ء کے آئین کو بحال کر دیا جائے۔

ٹیلی مواصلات میں پاکستان کی کامیابی

اسلام آباد ——— پاکستان نے الیکٹرانک ایکسچینج اور الیکٹرانک ٹیلیفون تیار کر کے ٹیلی مواصلات کے شعبے میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔



غلام مصطفیٰ جتوئی اپنی صاحبزادی کی شادی کی تقریب میں محمود اعظم فاروقی اور خان عبدالولی خان کا خیر مقدم کر رہے ہیں

کارڈوویز اسلام آباد سے پھر کابل چلے گئے

کابل میں بات چیت کے بعد تہران جائیں گے

اسلام آباد ——— اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے کارڈوویز آج دوبارہ اسلام آباد سے کابل روانہ ہو گئے۔

مسلسل بارش کی وجہ سے لاہور ٹیسٹ میچ ڈرا ہو گیا

لاہور ——— پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور میں کھیلا جانے والا ٹیسٹ میچ مسلسل بارش کی وجہ سے ڈرا ہو گیا۔

سنجے گاندھی مینکا کے ساتھ شادی پر پچھتایا تھا

بیٹے پر پتی کی صحیح نگہداشت نہیں ہوئی: اندرا گاندھی

نئی دہلی ——— بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا کہ ان کا آنجہانی بیٹا سنجے گاندھی مینکا کے ساتھ شادی پر پچھتایا تھا۔

کالعدم پیپلز پارٹی بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے: میاں طفیل

نصرت بھٹو بیماری کے بہانے فرار ہو گئیں، ایم آر ڈی ابھی تک کچھ نہیں کر سکی

اندرون ملک عوام کو دکھانے کے لئے بینظیر بھٹو لندن کو ہیڈکوارٹر بنا لیا

لاہور ——— جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد نے کہا ہے کہ کالعدم پیپلز پارٹی بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔

بین الاقوامی فضائی سفر کے کرایوں میں ۵ فیصد اضافہ کا فیصلہ

بیتی جاگتی زندگی ٭ مس فرخ، آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

یاد کی کوئی رمق باقی نہیں رہی

آپ بھی سوچیں گی کیسی عورت ہے۔ لیکن یقین کریں میں بالکل سچ بول رہی ہوں۔ میرے شوہر کو فوت ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ لیکن میرے دل میں مرحوم نے یاد کی رمق تک نہیں چھوڑی۔

میرا تعلق پاکستان کے متوسط گھرانے سے تھا۔ ماں باپ نے رشتہ پسند کیا۔ شادی ہو گئی بچے ہو گئے۔ وہ جوان ہو گئے۔ میرے مرحوم شوہر کو کبھی مجھ سے محبت نہ تھی۔ ہم نے کبھی اچھے دوستوں کی طرح کوئی بات نہ کی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کبھی کوئی مشورہ نہ مانگا۔ سمجھتے تھے میں بچوں کی خاطر تمہارے ساتھ رہنے پر مجبور ہوں۔ بچے بڑے ہو گئے تو گویا وہ عادتاً میرے ساتھ رہتے رہے۔

چند سال قبل انہیں دل کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ انہوں نے جان لی مرنے سے پہلے اپنی بیٹی جو کینیڈا میں ہے، سے یاد کرتے رہے یا اپنی رشتہ دار ماں کو۔ انہوں نے مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں دی۔ لیکن کوئی خوشی بھی نہیں۔

انہوں نے میرے لئے کوئی بینک بیلنس نہیں چھوڑا۔ ایک گھر ہے جو بڑے بیٹے کے نام ہے۔ میں سوچتی ہوں آخر میں نے اپنی زندگی کے اتنے سال اس شخص کی خاطر کیوں ضائع کر دیئے جو کبھی میرا نہ تھا۔

ایک بدنصیب

یقین کریں وہ شخص یقیناً آپ ہی کا تھا۔ ورنہ وہ آپ کے ساتھ عمر بھر کیوں نبا ہ کرتا۔ اس بارے میں بڑے جلد باز اور خود مختار ہوتے ہیں۔ وہ کسی عورت کے ساتھ مجبوراً یا زبردستی نہیں رہتے۔ جھٹ سے اسے رخصت کر دیتے ہیں۔ وہ آپ کے ساتھ بچوں کی وجہ سے رہے یا عادتاً یہ بھی ایک تعلق تھا۔ ان کی محبت کا بھی انداز تھا۔ نہ ہی بینک بیلنس محبت کی ضمانت ہے۔ ان کے حالات نے اتنی مہلت ہی نہ دی ہو گی وہ اپنے پیچھے کچھ رقم چھوڑ جاتے۔ بہرحال آپ کے پاس ایک گھر تو ہے۔ اگر یہ آپ کے بیٹے کے نام نہ بھی ہوتا تو بھی یہ آپ کی اولاد کے لئے ہی ہوتا۔

دراصل بیوگی کا غم اس قدر شدید ہے کہ زندگی ویران اور جذبات سے عاری ہو گئی ہے۔ وقت گزر جائے گا۔ غم کے اندھیرے چھٹیں گے تو پھر آپ کو اپنے شوہر کی چھوٹی چھوٹی باتیں یاد آئیں گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو اپنی زندگی یادوں کے سہارے گزارنی ہے۔ بلکہ آپ کو اپنے لئے نئے سہارے ڈھونڈنے ہوں گے۔ تلاش کرنے ہوں گے۔ اس بے دلی کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ اپنے لئے نئے دوست، احباب تلاش کریں۔ چند روز کے لئے بیٹی کے پاس جانے میں بھی حرج نہیں۔ ماحول کی تبدیلی بہت سی اکتاہٹیں زائل کر دیتی ہے۔

کر پاتی کہ میں کس سے شادی کروں۔ کیونکہ مجھے کسی کے ساتھ کوئی جذباتی لگاؤ نہیں ہے۔ میں اپنے شوہر سے محبت کرتی تھی۔ وہ میرے خالہ زاد بھی تھے۔ لیکن ان کے اور میرے خیالات مختلف تھے۔ وقت نے مجھے بہت کچھ سکھا دیا ہے۔ پھر بھی سوچتی ہوں کہ کیا شادی کرنے کا جوا ایک بار پھر کھیلا تو کہیں پھر نہ ہار جاؤں۔ پہلی شادی کا ارمان ہر لڑکی کے دل میں ہوتا ہے۔ دوسری شادی کی ہمت ہر کسی میں نہیں ہوتی۔

ن۔ر۔ لندن

صحیح ہے بعض خواتین زندگی میں اس قسم کے حادثے سے دوچار ہونے کے بعد اس خوف سے شادی نہیں کرتیں کہ وہ کہیں ایک بار پھر یہ بازی نہ ہار جائیں۔ یا اگر آپ یہ سوچ کر شادی کریں کہ آپ اپنے اس شوہر کو پہلے شوہر کی طرح محبت کریں گی تو ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ ہر ایک کے لئے ایک سے جذبات نہیں ہوا کرتے ویسے بھی وقت کے ساتھ انسان زیادہ عملی طور پر سوچتا ہے۔ وہ کم جذباتی اور کم تصوراتی ہوتا ہے۔

کیا آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی آپ کی دیکھ بھال کرنے والا ہو۔ یا آپ اپنے لئے ضروریات زندگی فراہم کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ صرف وہ خواتین اس قسم کے حالات میں دوسری شادی میں جلدی کرتی ہیں جو خود کفیل نہیں ہو سکتیں۔ جو خود مختار زندگی نہیں گزار سکتیں۔ جنہیں اپنے آپ پر انحصار کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔

اگر فی الحال رقم، میٹر اور رہائش کی تنگی نہیں تو پھر کچھ وقت اور سوچ سمجھ لیں۔ صرف اس شخص سے شادی کریں جو آپ کے حالات سمجھتا ہو، جو آپ کے بچوں کی موجودگی برداشت کر سکتا ہو اور جو آپ کو اتنا عزیز ہو جائے کہ اس کی خاطر چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے سکیں۔ ورنہ زندگی کی بساط کو بار بار بگاڑنے سنوارنے سے عجیب تماشا سا بن کر رہ جاتے ہیں۔

قابل رشک

ہم جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں بہت سے ایشیائی بستے ہیں۔ ہمارے قریب ایک پاکستانی گھرانہ ہے۔ عورت بے چاری سیدھی سادی ہے۔ لیکن بہت ملنسار ہیں۔ اس کے شوہر فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔

میں اپنی اس پڑوسن کی ایک عادت پر حیران ہوں کہ اگر میں کوئی نیا کپڑا پہنوں تو وہ بھی ویسا کپڑا خرید لائے گی۔ پچھلے دنوں ہم نے وال پیپر وغیرہ تبدیل کیا تو اگلے ہفتے انہوں نے بھی اپنے گھر میں نیا وال پیپر لگانا شروع کر دیا۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ جبکہ ان کا کوئی مقابلہ یا جھگڑا برادری کا نہیں ہے۔

ع۔ن۔ بیڈفورڈ

مقابلہ تو وہ خاتون بھی آپ کے ساتھ نہیں کرنا چاہتی۔ بلکہ کسی کے نقش قدم پر چلنا اس کے ساتھ مقابلہ کرنے سے مختلف ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اپنی کوئی رائے قائم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ دوسروں کی طرف دیکھتے ہیں۔ ممکن ہے کبھی کسی نے ان سے کوئی ایسی بات کہی ہو جس سے انہیں عدم تحفظ محسوس ہونے لگا ہو۔ وہ آپ کو پہ رشک کھاتی ہیں۔ آپ جیسا بننا چاہتی ہیں۔ یہ تو فخر کی بات ہے۔

آپ ان کے ہاں جائیں تو ان کی ایسی

دوسری شادی کی ہمت

میری عمر تیس سال ہے۔ دو سال پہلے مجھے طلاق ہو گئی۔ میرے شوہر نے ایک انگریز عورت سے شادی کر لی۔ میرے دو بچے ہیں۔ ان کے اخراجات ان کا باپ اٹھاتا ہے۔ میں ملازمت کرتی ہوں۔

مجھے دوستوں نے مشورہ دیا کہ تم بھی دوسری شادی کر لو۔ یہ زندگی اس طرح کیسے گزرے گی۔ کچھ لوگوں نے باقاعدہ رشتے بھیجے۔ ان میں سے ایک دو مجھے پسند بھی ہیں۔ کبھی کبھار دعوتوں وغیرہ میں ملاقات ہو جاتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں



چیزوں جو آپ کے گھر میں موجود ہوں ضرور تعریف کیا کریں تاکہ آپ کی پڑوسن اپنا طریقہ کرنا چھوڑ دے۔ کبھی اسے کسی بارگین سیل جائیں۔ اسے کچھ خریدنا ہو تو اسے تلقین کریں کہ وہ خود منتخب کرے پھر اس کی تعریف کریں۔ آخر وہ آپ کی پڑوسن ہیں آپ اس کی خاطر یہ تو کر ہی لیں گی۔

بے وفا شوہر کی ندامت

ہماری شادی کو پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ تین ماہ قبل میرے شوہر گھر سے چلے گئے۔ دو ہفتے بعد وہ گھر واپس آ گئے۔ گھر سے ان کے جانے کی وجہ ایک عورت تھی۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے شوہر کو نہ تو اس حرکت پر معاف کر سکتی ہوں اور نہ ہی اسے بھول سکتی ہوں۔ وہ جب واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ وہ صرف مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہیں۔ وہ میرے سامنے روئے کہ انہوں نے مجھ سے بددیانتی کی ہے۔ اس کے باوجود میرے ذہن سے یہ بات نہیں نکلتی۔ میں ہر وقت فضول قسم کی باتیں سوچتی رہتی ہوں کہ نہ جانے وہ عورت کیسی ہو گی۔ معلوم نہیں ان دونوں نے یہ پندرہ دن کیسے گزارے ہوں گے۔ یوں لگتا ہے کہ میری یہ سوچ ہم دونوں کی زندگی خراب کر دے گی۔ ہمارے چار بچے ہیں۔ میرے شوہر ایک پرائیویٹ فرم میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں اور انہیں مکان اور گاڑی کی سہولت بھی حاصل ہے۔ عطیہ حسین۔

ازدواجی زندگی میں اعتماد کا رشتہ ستونوں کی طرح ہوتا ہے۔ پندرہ سالہ ازدواجی زندگی کے بعد شوہر کی اس حرکت سے یقیناً آپ کا ذہنی سکون درہم برہم ہو گیا ہو گا۔ لیکن یہ کیا کم ہے کہ وہ واپس آ گئے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی یہ حرکت آپ کے کسی عمل کا ردعمل ہو۔ اور انہوں نے خفگی میں یہ انتہائی قدم اٹھایا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ انتہائی ناخوش ہوں اور محبت کی تلاش میں اس راہ پر چل نکلے ہوں۔ کون جانتا ہے کہ قصوروار آپ دونوں میں سے کون ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ آپ سے چند دن الگ رہ کر انہیں آپ کی قدر و قیمت معلوم ہو گئی اور یہ احساس ہو گیا کہ ان کے لئے آپ کتنی اہم اور ضروری ہیں۔ مسئلہ صرف کسی ایک فریق کا نہیں۔ اگر آپ اس مسئلے کو تمام پہلوؤں سے دیکھنے کی کوشش کریں تو کسی مثبت نتیجے پر پہنچ جائیں گی۔ یوں کڑھنے یا جلنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ انسان غلطی کا پتلا ہے۔ آپ کے شوہر نے آپ سے معافی مانگ لی ہے۔ یہی کیا کم ہے کہ انہوں نے صاف گوئی سے کام لیا۔ بہتر یہ ہے کہ انہیں معاف کر دیں اور اس ناگوار قصے کو بھلانے کی کوشش کریں۔ ابھی آپ کے سامنے طویل زندگی پڑی ہے۔ آپ دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہو گی اور آپ کی باہمی محبت اور توجہ کے طلبگار آپ کے بچے بھی ہیں۔

مال کو کیسے راضی کروں

میری عمر اٹھارہ سال ہے۔ میں ایک ایسا دکھ کھا رہی ہوں کہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی۔ مجھے ایک

بھی مجھے ایک شخص سے محبت ہو گئی تھی۔ وہ مجھے فریب دے کر کہیں چلا گیا۔ اب عنقریب میری شادی ہونے والی ہے۔ لیکن مجھے مردوں سے سخت نفرت ہے۔ میری ماں مجھے طعنے دیتی ہیں میں آج تک اظہار بات بھی نہیں کر سکتی۔ آخر اس میں میرا انسان سے غلطی ہو ہی جاتی ہے لیکن دنیا والے اسے بھولنے نہیں دیتے۔ محبت کرنا گناہ تو نہیں ہے۔ میں اپنی ماں کو کیسے راضی کروں۔ میں اس کی خاطر اس سب دکھ کو بھی بھول جاؤں گی۔

(ایک بدنصیب لندن)

تو پھر بھول جایئے نا۔ اب تک کیوں اس کی ناخوشگوار یادیں سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ خود بھی تنگ ہوتی ہیں اور اپنی ماں کو بھی پریشان کرتی ہیں۔ آپ کے دل میں اپنی والدہ کے لئے احترام بھی نہیں ہے۔ ان کا ذکر ایسے کرتی ہیں جیسے وہ رتبے اور عمر میں آپ سے چھوٹی ہوں۔ آپ کا نام تک عزت سے نہیں لیتیں۔ تو نہیں یہ احساس کیسے ہو گا کہ آپ ان کی فرمانبردار بیٹی ہیں۔

آپ کی باتوں سے یوں لگتا ہے جیسے ماضی میں جو کچھ آپ کے ساتھ پیش آیا آپ کی امی اس سے واقف ہیں۔ آپ اس سے شرم کے آنکھ نہیں اٹھا سکتیں، لیکن ان سے معافی نہیں مانگتیں، اپنی شرمساری کا اظہار نہیں کرتیں، جو ہوا سو ہوا، ایک شخص پر اعتبار کیا، وہ دغا دے گیا، یہ انہونی بات نہیں ہے، آپ کے نزدیک اس کی بے وفائی اتنی تکلیف دہ نہیں ہے جس قدر اپنی امی کا تلخ رویہ پریشان کن ہے۔ انہیں منانا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں اپنی دوست سمجھیں، وہ آپ پر جلد مہربان ہو جائیں گی۔

آپ کی بات صحیح ہے کہ محبت گناہ نہیں ہے۔ آپ نے بھی جانتے بوجھتے گناہ نہیں کیا لیکن جذبات کی رو میں بہہ کر اپنے لئے خطرات مول لینا عقلمندی نہیں ہے۔ اپنا اپنا تجربہ ہے، محبت کامیاب ہو جائے تو پیار کرنے والے سرخرو ہو جاتے ہیں۔ اپنے جذبات پر فخر کرتے ہیں۔ لیکن ناکام ہو جائیں تو دوستوں کا گلہ کرتے ہیں۔ محبت کو غلط رنگ دے دیتے ہیں۔ لیکن ایک شخص کی بے وفائی کا بدلہ سب سے لینا نہ چاہیئے۔ وہ شخص جو آپ کا شوہر بننے والا ہے اگر ایک اطاعت گزار اور پیار کرنے والی بیوی پائے گا تو اس کے انداز سے آپ خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ ساری دنیا ایک جیسی نہیں ہے۔

غزل

محسن بھوپالی

کتنی مایوسیوں کی آس ہوں میں
شہر میں ڈوبتا ہوا سا اس ہوں میں
ست گذر شان بے نیازی سے
غور سے دیکھ تیری پیاس ہوں میں
اپنی تنہائیوں میں ڈھونڈ مجھے
دُور رہ کر بھی تیرے پاس ہوں میں
میں نے بخشا یقین کا سرمایہ
اور ناقابل قیاس ہوں میں
میں نے دیکھی جلتے کون مکاں
کیا قیامت ہے بے لباس ہوں میں
کچھ ضروری نہیں مجھے بھی پڑھو
دوسرا حرف التماس ہوں میں

(مرسلہ: مجموعہ "ماجرا")

ایک مکالمہ

اے رنگین، شاداب، مہکتے، مسکراتے پھولو!!!!
کتنے ہو دیدہ زیب تم!!!
نگاہوں کو خوش، روح کو معطر کرنے والو!!!
حسن ہو کائنات کا تم!!!!
دیکھا تم کو جب بھی میں نے!!!
بن گئی مسکراہٹ میرے لب کی، مسکان تمہاری!!!
لیکن آج کس نے اڑا لی وہ رنگت پیاری؟
کس بے درد نے کچھ کہہ دیا تم کو؟
کہ زرد پڑ گئے تم!!!
نڈھال ہوئے اتنے کہ شہنیوں کو تھامنے کا بھی دم نہ رہا!!!
لرز گئی میں یہ انجام دیکھ کر!!!
مسکراہٹ میری بھی گئی تمہاری مسکان کے ساتھ!!!
لیکن؟
پھر بہار آئے گی!!!
گل نئے کھلیں گے!!!
اور دوبارہ پیار سے انہیں ہم
دیکھا کریں گے!!!
(تمہیں بھلا کر)

نیرہ۔ ٹورانٹو

منتخب افسانہ — مسز سعیدہ محمود

شازیہ

[illegible]



یحییٰ خان نے منصوبہ بندی کے ذریعہ ایوب خان سے اقتدار چھینا تھا

جب اقتدار چھینا تھا انہوں نے ہمیشہ جرنیلوں سے اچھے تعلقات رکھے، اصغر خان کی کتاب کے اقتباسات

کراچی، ۲ فروری (جنگ نیوز) کالعدم تحریک استقلال کے سربراہ ائیر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے انکشاف کیا ہے کہ ایوب خان کے آخری دور میں ... [illegible]

[illegible]

fortnightly
al-Hilal

Vol.11 No.22 50 ¢
February 10, 1983
Phone: 424-1989, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

اسمبلیاں میری جیب میں ہیں جب دل چاہے گا انتخاب کرادوں گا ـ صدر ضیاء الحق

شرعی عدالتیں ۹ ہفتے کے اندر تمام کردی جائیں گی ـ ججوں کی تعداد ۱/۲ سو کے لگ بھگ ہوگی ● بلدیاتی انتخابات پروگرام کے مطابق ہوں گے

پاک بھارت اختلافات دور کرنے کیلئے مزید مذاکرات ہونگے

پاک بھارت مشترکہ کمیشن کا پہلا اجلاس اسلام آباد میں ہو گا

بھارت کے وزیر خارجہ نرسمہا راؤ کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت

سندھ میں فوجی افسروں کو پولیس میں مقرر کیا جائے گا

صوبے کے ۱۶ ایس پی کو بلوچستان میں متعین کئے جانے کی تجویز

جنرل ارشاد ۳۶ سال بعد باپ بن گئے

پاکستان کو ملنے والے ایف ۱۶ طیاروں کے آلات کا مسئلہ حل نہیں ہوا

ایف ۱۶ کے آلات پر امور خارجہ کمیٹی میں اختلافات: کانگریس سے دوبارہ منظوری لینے کا مطالبہ

۳۰ سکھ لیڈروں نے صوبائی اسمبلی سے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا

ممبران اسمبلی نے امرتسر سے چنڈی گڑھ آکر مظاہرہ کیا اور استعفے پیش کئے

صدر جنرل ضیاء الحق نے جسٹس سردار محمد اقبال کو محتسب اعلیٰ مقرر کر دیا

انہیں ۴ سال کے لئے اعلیٰ اختیارات کا یہ عہدہ دیا گیا ہے

انتخابات نہیں ہونے دیتے ـ میاں طفیل





ایران کے اسلامی انقلاب کے رہنما آیت اللہ خمینی کی پیرس سے ایران آمد کی چوتھی سالگرہ کے سلسلے میں منعقد کی گئی تقریب میں آیت اللہ خمینی (دائیں جانب سے تیسرے) خطاب کر رہے ہیں۔ یہ تقریبات ۱۱ فروری تک جاری رہیں گی۔ ان تقریبات میں شرکت کیلئے دوسرے ملکوں سے تقریباً ۳۰۰ اہم سیاسی اور سماجی شخصیات اور صحافیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔